نقد و نظر

انتخاب گنج شریف

تصنیف : سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری

جمع و تدوین : سید شرافت نوشاہی

ناشر: دارالمورخین - لاہور

ملنے کا پتہ : شیخ مبارک علی تاجر کتب، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

کتابت، طباعت، کاغذ، جلد بہترین۔ صفحات : ۳۵۲، قیمت : ۲۷ روپے

سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری، اسلام شاہ سوری کے عہد میں یکم رمضان ۹۵۹ھ کو موضع گھوگانوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے اور بروز سہ شنبہ ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ کو شاہ جہان کے عہد میں وفات پا گئے۔ وہ ضلع گجرات موضع ساہنپال میں مدفون ہیں۔ سلسلہ نوشاہیہ کے بانی اور اپنے دور کے مشہور فقیہ، عالم، صوفی، شاعر اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ انھوں نے نظم و نثر دونوں کو اظہارِ خیال کا ذریعہ بنایا اور فارسی، اردو، اور پنجابی تینوں زبانوں میں دادِ تحقیق دی۔ ان کا لقب نوشہ ہے اور یہی تخلص بھی ہے لیکن وہ اپنے کلام میں خود کو حاجی نوشہ بھی لکھتے ہیں اور نوشہ قادری بھی!

ان کی تصنیفات میں سے ایک کتاب گنج بخش ہے، جو اردو اور پنجابی کے چھ ہزار چار سو اشعار پر مشتمل ہے۔ اس میں اردو کے دو ہزار چار سو اور پنجابی کے چار ہزار اشعار ہیں۔ یہ پوری کتاب اپنے دامنِ صفحات میں فقہ اور تصوف وغیرہ کے مضامین کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ پیشِ نظر کتاب اس کے اردو اشعار کا انتخاب ہے اور بہت سے معلومات کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

یہ درحقیقت پنجاب یونیورسٹی لائبریری کا ایک مخطوطہ ہے، جس سے سید شرافت نوشاہی نے اردو اشعار کو الگ کر کے ایک علمی خدمت انجام دی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ پنجاب

میں اردو زبان نظم و نثر کی صورت میں کئی سو سال سے مروج ہے اور اس کے علمی نقوش بہت گہرے اور قدیم ہیں۔

کتاب کے شروع میں "چند سطور گنج بخش کے بارے میں" ڈاکٹر سید عبداللہ نے تحریر کی ہیں۔ جو بڑی جامع اور پُر مغز ہیں۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی نے مقدمے میں مصنفِ کتاب کے کوائف و حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ یہ مقدمہ محنت اور تحقیق سے لکھا گیا ہے اور لائقِ مطالعہ ہے۔

اس کتاب کی تدوین و ترتیب پر ہم سید شرافت نوشاہی صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں، جنھوں نے نہایت محنت و کاوش سے اس ذخیرۂ علم و ادب سے اہلِ علم کو متعارف کرایا۔

قوسِ زندگی حسین بن منصور حلاؔج

مصنف: لوئی ماسینیون مترجم: ڈاکٹر صابر آفاقی

ناشر: المعارف۔ گنج بخش روڈ لاہور، صفحات: ۱۰۴

سائز $\frac{18 \times 22}{8}$، قیمت سات روپے پچاس پیسے۔ کتابت، طباعت، کاغذ، سرورق عمدہ۔

۱۹۴۵ء میں حسین بن منصور حلاج کے حالات میں فرانس کے مشہور مستشرق لوئی ماسینیون کا ایک مقالہ پیرس کے ایک مجلہ میں شائع ہوا تھا جس کا فارسی ترجمہ افغانستان کے ڈاکٹر عبدالغفور رواں فرہادی نے ۱۹۵۲ء میں کیا۔ اب پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی (مظفر آباد) نے اس کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ حسین بن منصور حلاج کی شخصیت اہلِ علم میں ہمیشہ متنازعہ فیہ رہی ہے۔ بعض حضرات اسے زندیق و ملحد قرار دیتے ہیں اور بعض اونچے درجے کا صوفی۔ تاہم اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ بہت بڑا وجدی تھا اور اس نقطۂ فکر کا بہت بڑا مبلغ تھی۔ اس باب میں قابلِ غور بات یہ ہے کہ جب اس نے انا الحق کا نعرہ بلند کیا اور اس ضمن میں بعض عجیب و غریب خیالات کا اظہار کیا تو اس پر زندیقیت و الحاد کا فتویٰ لگایا گیا، وہ فقہا و محدثین کا زمانہ تھا، ان میں سے کسی نے کبھی اس فتوے کی مخالفت نہیں کی۔ اسی فتوے کے نتیجے میں اسے ۳۰۹ھ میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ پھر بھی کسی فقیہ اور محدث کی طرف سے اس کی حمایت یا مظلومیت میں کوئی آواز نہیں اٹھی ــــ بہرحال پیشِ نظر کتاب میں ایک مستشرق کے قلم سے اس کے حالات بیان کیے گئے ہیں اور اسے اپنے دَور کا عظیم صوفی اور سچا مسلمان ثابت کیا گیا ہے۔ اس موضوع میں دلچسپی رکھنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ انھیں اس میں بہت سے نئے معلومات حاصل ہوں گے۔